رفعتِ شانِ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے اجالا کر دے
ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا اِستادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنا لك ذكرك دیکھے

[علامہ اقبال]

13

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل وعلا ساری کائنات کا خالق اور عزت، عظمت اور رفعت کا مالک ہے۔ اسی ذوالعظمۃ والکبریاء کا ارشادگرامی ہے:

﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾---[۱]

''اے حبیب! ہم نے تیری خاطر تیرے ذکر کو بلند کر دیا''---

''رفعنا ذکرك'' اعلامیہ ہے خالقِ کل کا
کہ سب اونچوں سے اونچی مصطفیٰ کی شان رفعت ہے [۲]

رَفَعْنَا

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے، توحید کا تقاضا ہے کہ بندے اسے صیغہ واحد سے خطاب کریں لیکن وہ اپنے لیے کبھی واحد کا صیغہ استعمال فرماتا ہے:

﴿---إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا﴾---[۳]

اور کبھی جمع کا۔ جہاں جمع کا صیغہ استعمال فرماتا ہے وہاں یقیناً کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔ چناں چہ علماء کرام نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہاں جمع کا صیغہ لاتا ہے، وہاں دراصل مابعد کی عظمت کا اظہار مقصود ہوتا ہے، مثلاً:

﴿إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا﴾---[۴]

میں عظمت رسالت کی طرف متوجہ فرمایا۔

﴿إِنَّآ أَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾---[۵]

سے کتاب مُنزَّل (قرآن کریم) کی شان کی طرف اشارہ ہے۔

علیٰ ہذا القیاس وَ رَفَعْنَا ''ہم نے بلند کیا'' فرما کر ذکر مصطفیٰ کی رفعت، عظمت اور اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یعنی وہ رفعتوں اور عظمتوں کا خالق و مالک رب ارشاد فرما رہا ہے کہ اے حبیب! تیرا ذکر بلند کرنے والے ہم ہیں، کس کی مجال کہ ہمارے بلند کردہ ذکر کو پست کر سکے۔

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ''ہے تری شان رفیع''
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا [۶]

اللہ تعالیٰ نے رفعتِ ذکرِ مصطفیٰ کو اپنے ذمہ لیا ہے، مخلوق کے ذمہ نہیں لگایا، کیوں کہ مخلوق کی ایک حد ہے، اگر اس کے ذمے ہوتا تو وہ اپنے مخصوص اور محدود دائرۂ کار میں رہتے ہوئے ذکر مصطفیٰ کو بلند کرتی مگر اللہ تعالیٰ لامحدود ہے، سو اس کے بلند کیے ہوئے ذکر کی بھی کوئی حد نہیں۔ نیز مخلوق فانی ہے، اس کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی، مخلوق کی طرف سے کیا گیا ذکر بھی ابتدا و انتہا میں مقید ہو جاتا، مگر اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے،

اس کی کوئی ابتدا اور انتہا نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، سو اس کا بلند کیا ہوا ذکر مصطفیٰ بھی ازلی ابدی ہے، ہمیشہ ہمیشہ تک بلند رہے گا۔

لك

آیت مبارکہ میں لك کا اضافہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اگر صرف رفعنا ذکرك فرما دیا جاتا تو جملہ مکمل ہو جاتا، مگر رفعنا فعل کے مفعول ذکرك سے پہلے لك کا اضافہ کر کے حضور ﷺ کے مقام محبوبیت کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ اے محبوب! ہم نے تیرا ذکر اس لیے بلند کیا ہے کہ تو راضی ہو جائے، تیری رضا اور خوشی کے لیے یہ اہتمام کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس سورہ کی پہلی آیت اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ میں بھی لك کا اضافہ ہے، اس لك کے اضافہ اور مفعول پر اس کی تقدیم کی حکمت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں:

لِلْاِذْعَانِ مِنْ اَوَّلِ الْاَمْرِ بِاَنَّ الشرحَ مِنْ مَنَافِعِهٖ علیهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلامُ وَ مَصَالِحِهٖ مُسَارَعَةً اِلٰی اِدْخَالِ الْمَسَرَّةِ فِیْ قَلْبِهِ الشَّرِیْفِ ﷺ وَ تَشْوِیْقًا لَهٗ عَلیهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلامِ اِلٰی مَا یَعْقِبُهٗ لِیَتَمَكَّنَ عِنْدَهٗ وَقْتَ وُرُوْدِهٖ فَضلَ تَمَكُّنٍ---[۷]

''تا کہ آیت مبارکہ کا ابتدائی حصہ سنتے ہی آپ کا قلب اقدس جذبات مسرت سے سرشار ہو جائے اور اس امر کا پختہ یقین ہو جائے کہ یہ شرح صدر (اور رفعت ذکر) آپ ہی کی خاطر ہے اور اس کا فائدہ آپ ہی کو ہے''---

شیخ محمد امین الہروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی نکتہ بایں کلمات بیان کیا ہے:

قَصْداً اِلٰی تَعْجِیْلِ الْمَسَرَّۃِ لَہٗ وَ تَشْوِیْقًا اِلَی الْمُؤَخَّرِ وَ کَذَا یُقَالُ فِیْ قَوْلِہٖ وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ---[۸]

عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

"لك میں ل تخصیص کا ہے، یعنی ایسی رفعت آپ ہی کے لیے ہے، کوئی اس میں آپ کا شریک نہیں"---[۹]

رفعت حضور ﷺ کے صدقے ملتی ہے

بعض مفسرین نے لك کے "ل" کو لام ملکیت قرار دیا ہے، یعنی رفعت اور بلندی کے آپ مالک ہیں، جسے چاہیں عظمت، رفعت اور بلندی سے سرفراز فرما دیں۔
حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"لك" اس لیے بڑھایا گیا ہے، جس سے معلوم ہو کہ بلندی اور رتبہ آپ کی ملک کر دیا گیا کہ جس کو آپ بلند فرمائیں وہ بلند ہو جائے اور جس کو حضور ﷺ دھتکار دیں اس کو دونوں جہانوں میں کہیں پناہ نہ ملے"---[۱۰]

حضور ﷺ کے خلفاء راشدین ہی کو دیکھیے کہ انھیں قرب مصطفیٰ کے صدقے کیا کیا عظمتیں نصیب ہوئیں، فرش زمین ہی نہیں عرش بریں پر بھی ان کے چرچے ہیں۔
امام محبّ طبری روایت کرتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا:

عَلَی الْعَرْشِ مَکْتُوْبٌ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْ بکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان الشھید، علی الرضا---[۱۱]

عرش پر کلمہ طیبہ اور چاروں خلفاء راشدین کے اسماء گرامی تحریر ہیں۔

رفعتِ ذکر کی تشریح و تفسیر

آیت کریمہ ﴿و رفعنا لك ذكرك﴾ کے حوالے سے مختلف ادوار کے چند مفسرین کرام کی تشریح و تفسیر پیش کی جارہی ہے:

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تفسیر

عالم ربانی غوث صمدانی پیران پیر دستگیر سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ (م ۵۶۱ ھ) ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں:

حَيْثُ قرنَّا اسْمَكَ بِاسْمِنَا، وَ خَلَّفْنَاكَ عَنَّا، وَ اخْتَرْنَا لِخلافَتِنَا وَ نِيَابَتِنَا، لِذٰلِكَ أنزلنَا فِي شَأنِكَ:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾---[۱۲]

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ﴾---[۱۳]

اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الآيَاتِ وَ اىِّ رَفعٍ وَ كَرَامَةٍ اَعلٰى وَ اَعظَم مِنْ ذٰلِكَ؟---

''ہم نے آپ کے ذکر کو یوں بلند کر رکھا ہے کہ آپ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا اور آپ کو اپنا خلیفہ (اعظم) بنا دیا اور اپنی خلافت اور نیابت کے لیے منتخب فرما لیا۔ اسی لیے ہم نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیتے ہوئے آپ کی شان میں یہ اور اسی طرح کی دیگر آیات نازل فرمائیں:

''جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی''---

"بے شک جولوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں، درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں"---

اور اس سے بڑھ کر اور کیا عزت و کرامت اور رفعت کا تصور کیا جا سکتا ہے"---

وَ بَعْدَ مَا كَرَّمْنَاكَ بِأَمْثَالِ هٰذِهِ الكرامَاتِ العَلِيَّةِ ، لا تَيْأَسْ مِنْ سعةِ رَوْحِنَا وَ رَحمَتِنَا وَ إِعَانَتِنَا وَ إِغَاثَتِنَا ، وَ لَا تَحْزَنْ عَلٰى اَذٰى قَومِكَ وَ اسْتِهْزَائِهِمْ ، وَ تَطَاوَلْ مُعَادَاتِهِمْ وَ عِنَادِهِمْ مَعَكَ---

"اے حبیب! جب ہم نے آپ کو اس قسم کی عظیم کرامات سے معزز و مشرف فرما رکھا ہے تو پھر ہماری وسیع تر رحمت، مدد اور اعانت سے مایوس نہ ہو (یہ ہمیشہ تمہارے شامل حال رہے گی، لہٰذا) اپنی قوم کی ایذا رسانی، استہزاء، دشمنی اور عناد سے غمگین نہ ہوں"---[۱۴]

علامہ قرطبی کی تفسیر

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی (م ٦٦٨ ھ) اس آیت کی تفسیر یوں تحریر کرتے ہیں:
ضحاک سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے:

لَا ذُكِرْتُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِيَ فِي الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ وَ التَّشَهُّدِ وَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنَابِرِ وَ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الأَضْحٰى وَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، وَ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ عِنْدَ الْجِمَارِ ، وَ عَلَى الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، وَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ ، وَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً عَبَدَ اللّٰهَ

جَلَّ ثَنَاؤُہ، وَ صَدَّقَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ کُلِّ شَیْءٍ، وَ لَمْ یَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ، لَمْ یَنْتَفِعْ بِشَیْءٍ وَ کَانَ کَافِرًا---

''اذان، اقامت، تشہد میں اور جمعہ کے روز منبروں پر اور عید الفطر، عید الاضحیٰ، ایام تشریق، یوم عرفہ، رمی جمار کے وقت اور صفا و مروہ پر اور خطبۂ نکاح میں اور زمین کے مشارق و مغارب میں جہاں اور جب کہیں میرا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ اے حبیب! آپ کا ذکر بھی کیا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص اللہ ﷻ کی عبادت کرے اور جنت، دوزخ اور تمام دینی امور کی تصدیق کرے اور اس بات کی شہادت نہ دے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اس کی عبادت اسے کچھ فائدہ نہ دے گی بلکہ وہ کافر ہی رہے گا۔

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا اور آپ سے پہلے رسولوں پر نازل شدہ کتابوں میں آپ کا ذکر کیا اور پہلے انبیاء کو آپ کی بشارت دینے کا حکم دیا اور آپ کے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دیا''---

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے:

رَفَعْنَا ذِکْرَكَ عِنْدَ الْمَلَائِکَةِ فِي السَّمَآءِ، وَ فِي الْأَرْضِ عِنْدَ الْمُؤْمِنِینَ، وَ نَرْفَعُ فِي الْاٰخِرَةِ ذِکْرَكَ بِمَا نُعْطِیكَ مِنَ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ، وَ کَرَائِمِ الدَّرَجَاتِ---[۱۵]

''ہم نے آسمانوں پر فرشتوں میں اور زمین پر مومنین میں آپ کے ذکر کو بلند کر دیا اور آخرت میں بھی ہم آپ کو مقام محمود پر فائز کر کے اور بلند و بالا درجات سے نواز کر آپ کے ذکر کو بلند کریں گے''---

امام رازی کی تفسیر

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۰۶ ھ) رقم طراز ہیں:

''علماء نے ذکر کیا ہے کہ و رفعنا لك ذكرك میں رفعت ذکر سے صرف آپ کی نبوت ہی مراد نہیں بلکہ اس کا دائرہ وسیع اور عام ہے کہ آسمانوں اور زمینوں میں آپ کی شہرت ہے، عرش پر آپ کا نام نامی لکھا ہوا ہے، کلمہ شہادت اور تشہد میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کا نام ذکر کیا جاتا ہے، کتب سابقہ میں آپ کا ذکر ہے، تمام آفاق میں آپ کا ذکر پھیلا ہوا ہے، نبوت آپ پر ختم کردی گئی، خطبوں اور اذانوں میں آپ کا ذکر کیا جاتا رہے گا، کتب و رسائل کے آغاز و اختتام میں آپ کا تذکرہ ہوتا رہے گا، قرآن کریم کے متعدد مقامات میں آپ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آتا ہے، مثلاً:

﴿وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ﴾---[۱۶]

''حالاں کہ اللہ اور اس کے رسول کا زیادہ حق ہے کہ اسے راضی کرتے''---

﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾---[۱۷]

''اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا''---

﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾---[۱۸]

''حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا''---

اللہ تعالیٰ دیگر انبیاء کو ان کے ناموں سے ندا فرماتا ہے، مثلاً یا موسیٰ، یا عیسیٰ، جب کہ آپ کو نبی اور رسول کے عنوان سے خطاب فرماتا ہے، مثلاً یآیھا الرسول، یایھا النبی۔

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت رکھ دی ہے، آپ کا ذکر انھیں بھلا لگتا ہے، گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں ساری کائنات کو آپ ﷺ کے متبعین اور غلاموں سے بھر دوں گا، وہ آپ کی نعت خوانی اور مدح سرائی کرتے، آپ پر درود بھیجتے رہیں گے اور آپ کی سنتوں کی حفاظت کرتے رہیں گے، بلکہ ہر نماز میں فرائض کے ساتھ ساتھ سنتیں بھی ہیں، وہ فرض میں میرے حکم پر اور سنت میں آپ کے حکم پر عمل پیرا ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾---[۱۹]

''جس نے رسول کا حکم مانا، بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا''---

اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ﴾---[۲۰]

''بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں، درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں''---

سلاطین آپ کی اطاعت کو عار نہیں سمجھیں گے، قراء آپ کے الفاظ قراءت کو محفوظ رکھیں گے، مفسرین آپ کی کتاب---قرآن کریم---کی تفسیر کرتے رہیں گے، واعظین آپ کے فرمانات کی تبلیغ کرتے رہیں گے:

بَلِ الْعُلَمَآءِ وَ السَّلَاطِيْنِ يَصِلُوْنَ إِلٰى خِدْمَتِكَ وَ يُسَلِّمُوْن مِن وَّرَآءِ الْبَابِ عَلَيْكَ وَ يَمْسَحُوْنَ وُجُوْهَهُمْ بِتُرَابِ رَوْضَتِكَ وَ يَرْجُوْنَ شَفَاعَتَكَ فَشَرَفُكَ بَاقٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ---[۲۱]

''بلکہ تمام علماء وسلاطین آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دیتے رہیں گے اور آپ کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے رہیں گے اور آپ کے

روضہ اقدس کی خاک کو اپنے چہروں کا غازہ بنائیں گے اور آپ کی شفاعت کے امیدوار ہوں گے، سو آپ کا شرف تا قیام قیامت باقی رہے گا"---

علامہ آلوسی کی تفسیر

صاحب روح المعانی علامہ ابوالفضل شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں:

وَ أيُّ رفعٍ مثل أن قَرنَ اسمَہ عَلیه الصَّلاۃُ و السَّلامُ باسمه عزَّ وَ جَلَّ فِی کلِمَتَیِ الشَّهَادَةِ وَ جَعلَ طَاعتَہٗ طاعتَہ و صَلّٰی عَلیهِ فِی مَلآئِکتِه وَ أمرَ المُؤمنِینَ بالصَّلاۃِ عَلیهِ وَ خَاطَبَہ بالألقَابِ کَیَآ أیُّها المُدَّثِّر یَآ أیها المُزَّمِّل یَآ أیها النَّبِیُّ یَآ أیها الرَّسولُ و ذکرَہ سُبحَانَہ فِی کُتُبِ الأوَّلِینَ وَ أخَذ علَی الأنبیاءِ عَلیهِمُ السَّلامُ وَ أمَمِهِمْ أن یُؤمِنُوا بِه صلَّی اللّٰه علَیه و سلّم---[۲۲]

"اس سے بڑھ کر رفع ذکر کیا ہو سکتا ہے کہ کلمہ شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام ملا دیا، حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، ملائکہ کے ساتھ آپ پر درود بھیجا، مومنوں کو درود پڑھنے کا حکم دیا اور جب بھی خطاب کیا تو معزز القاب کے ساتھ مخاطب فرمایا، جیسے یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ، یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ، یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ---

پہلی آسمانی کتابوں میں بھی آپ کا ذکر خیر فرمایا، تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے آپ پر ایمان لانے کا وعدہ لیا---

مجاہد، قتادہ، محمد بن کعب، ضحاک اور حسن (رضی اللہ عنہم) وغیرہم مفسرین کرام نے

اس کا مفہوم یوں بیان کیا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي ---

''جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں اے حبیب! آپ کا ذکر بھی ہوگا---

اس سلسلے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث بھی مروی ہے، جسے ابو یعلی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، ابن مردویہ اور صاحب دلائل النبوۃ ابونعیم (رحمۃ اللہ علیہم) محدثین نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل امین (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور کہا: آپ کا رب پوچھتا ہے، آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کے ذکر کو کیسے بلند کیا؟ --- میں نے جواب دیا، اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے--- اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِيَ ---

(اے حبیب!) ''جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں آپ کا ذکر بھی میرے ساتھ کیا جائے گا'' --- [۲۳]

سید قطب مصری کی تفسیر

سید محمد قطب شہید (م ۱۳۸۵ھ) رقم طراز ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر عالم بالا میں بلند ہونے لگا، پوری زمین میں آپ کی دعوت کا غلغلہ بلند ہوگیا، اس پوری کائنات میں آپ کا نام بلند ہوگیا اور پھر کلمہ طیبہ میں آپ کا نام اللہ کے نام کے ساتھ جوڑ دیا گیا--- لا الہ

اِلَّا اللّٰہ محمدٌ رَّسول اللّٰہ کہ جب بھی کوئی کلمہ پڑھے گا آپ کا نام بلند ہوگا، اس کے بعد آخر اور کیا مقام و مرتبہ ہوسکتا ہے؟ یہ تو آپ کا ایک منفرد مقام ہے اور تمام مخلوقات کے مقابلے میں آپ کے لیے مخصوص ہے--- ہم نے آپ کا ذکر لوح محفوظ میں کر دیا کہ زمانے گزر جائیں گے، نسلیں بدلتی رہیں گی مگر کروڑوں ہونٹ آپ کے اسم گرامی کو ادا کرتے رہیں گے، صلوٰۃ و سلام بھیجتے رہیں گے، گہری محبت اور عظمت و احترام کا اظہار کرتے رہیں گے---

آپ ﷺ کا ذکر یوں بھی بلند ہوا کہ آپ کا نام اسلامی نظام زندگی اور شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ منتھی ہوگیا، صرف آپ کا انتخاب ہی رفع ذکر کا باعث بنا--- یہ وہ مقام تھا جو نہ کسی کو کبھی نصیب ہوا اور نہ ہوگا"---[۲۴]

جہاں ذکر خدا وہاں ذکر مصطفیٰ

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذکر کو کس طرح بلند فرمایا؟ اس کا مفہوم بھی اللہ رب العزت نے بیان فرما دیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

أَتَانِی جِبْرِیْلُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّیْ وَ رَبَّكَ یَقُوْلُ: كَیْفَ رَفَعْتُ لَكَ ذِكْرَكَ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیَ---[۲۵]

"میرے پاس جبریل (علیہ السلام) آئے اور کہا کہ میرا اور آپ کا رب پوچھتا ہے کہ بتایئے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے؟ میں نے کہا،

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کے ذکر کی رفعت و بلندی کی کیفیت یہ ہے کہ (اے حبیب!) جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا، میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے گا''---

چناں چہ کلمہ شہادت میں، اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، ہر جگہ خالق کائنات کے نام کے ساتھ مخلوق میں سے اگر کسی کا ذکر آتا ہے تو وہ وجہِ تخلیق کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا نام ہے۔حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَ ضَمَّ الْاِلٰــهُ اسْمَ النَّبِیِّ اِلَی اسْمِه
إذا قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ : أَشْهَدُ
وَ شَقَّ لَــهُ مِن اسْمِــه لِیُجِلَّــهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَ هٰذا مُحَمَّدُ [۲۶]

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا نام نامی اپنے نام کے ساتھ اس طرح متصل فرمادیا ہے کہ ہر موذن پانچ وقت اشهد ان لا اله الّا اللّٰه کے ساتھ اشهد انّ محمدا رسول اللّٰه کی شہادت دیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی عظمت و فضیلت کے اظہار کے لیے آپ کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا۔ سو عرش والا اللہ (اعظم شانہ) محمود ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محمد ہیں''---

اذان---رفعت شان رفعنا لك ذكرك کا نظارہ

رفعتِ ذکر مصطفیٰ کی ایک نہایت واضح، خوب صورت اور ناقابل تردید حقیقت اذان بھی ہے۔شب و روز کے چوبیس گھنٹوں میں سے کوئی لمحہ ایسا نہیں کہ دنیا کے

کسی گوشے میں اذان نہ ہو رہی ہو۔ کئی سال ہوئے، پاک فوج کے ترجمان ماہ نامہ الہلال میں سیکنڈ لفٹیننٹ محمد شعیب کا ایک ایمان افروز مضمون شائع ہوا تھا، جسے ہم نے ماہ نامہ نورالحبیب بصیر پور (اکتوبر ۱۹۹۶ء) میں الہلال کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا تھا، بعد میں یہ مضمون بعض دیگر جرائد اور کتابچوں کی زینت بنا تھا۔ موضوع کی مناسبت سے اسے یہاں من وعن درج کیا جارہا ہے:

''دنیا کے نقشے کو دیکھیں، اسلامی ممالک میں انڈونیشیا کرۂ ارض کے مشرق میں واقع ہے۔ یہ ملک بے شمار جزیروں پر مشتمل ہے، جن میں جاوا، سماٹرا، بورنیو اور سیبلز مشہور جزیرے ہیں۔ انڈونیشیا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ ۱۸ ارکروڑ آبادی کے اس ملک میں غیر مسلم آبادی کا تناسب آٹے میں نمک کے برابر ہے۔

طلوعِ سحر سیبلز کے مشرق میں واقع جزائر میں ہوتی ہے، وہاں جس وقت صبح کے ساڑھے پانچ بج رہے ہوتے ہیں، طلوعِ سحر کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے انتہائی مشرقی جزائر میں فجر کی اذان شروع ہوجاتی ہے اور ہزاروں مؤذن خدائے بزرگ و برتر کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان کررہے ہوتے ہیں۔

مشرقی جزائر سے یہ سلسلہ مغربی جزائر کی طرف بڑھتا ہے اور ڈیڑھ گھنٹہ بعد جکارتہ میں مؤذنوں کی آواز گونجنے لگتی ہے۔ جکارتہ کے بعد یہ سلسلہ سماٹرا میں شروع ہوجاتا ہے اور سماٹرا کے مغربی قصبوں اور دیہات سے پہلے ہی ملایا کی مسجدوں میں اذانیں بلند ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

ملایا کے بعد برما کی باری آتی ہے۔ جکارتہ سے اذانوں کا جو سلسلہ شروع ہوتا ہے، وہ ایک گھنٹہ بعد ڈھاکہ پہنچتا ہے۔ بنگلہ دیش میں ابھی اذانوں کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا کہ کلکتہ سے سری نگر تک اذانیں گونجنے لگتی ہیں۔ دوسری طرف یہ سلسلہ کلکتہ سے بمبئی کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضا توحید و رسالت کے اعلان سے

گونج اٹھتی ہے۔

سری نگر اور سیال کوٹ میں فجر کی اذان کا ایک ہی وقت ہے۔ سیال کوٹ سے کوئٹہ، کراچی اور گوادر تک چالیس منٹ کا فرق ہے۔ اس عرصے میں فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی رہتی ہے۔ پاکستان میں یہ سلسلہ ختم ہونے سے پہلے افغانستان اور مسقط میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مسقط سے بغداد تک ایک گھنٹے کا فرق ہے، اس عرصے میں اذانیں حجازِ مقدس، یمن، عرب امارات، کویت اور عراق میں گونجتی رہتی ہیں۔

بغداد سے سکندریہ تک پھر ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ اس دوران شام، مصر، صومالیہ اور سوڈان میں اذانیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔ اسکندریہ اور استنبول ایک ہی طول وعرض پر واقع ہیں۔ مشرقی ترکی سے مغربی ترکی تک ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے، اس دوران ترکی میں صدائے توحید ورسالت بلند ہوتی ہے۔

اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹے کا دورانیہ ہے، اس عرصے میں شمالی افریقہ میں لیبیا اور تیونس میں اذانوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ فجر کی اذان جس کا آغاز انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے ہوا تھا، ساڑھے نو گھنٹے کا سفر طے کر کے بحر اوقیانوس کے مشرقی کنارے تک پہنچتی ہے۔

فجر کی اذان بحر اوقیانوس تک پہنچنے سے قبل ہی مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کی اذان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ڈھاکہ میں ظہر کی اذانیں شروع ہونے تک مشرقی انڈونیشیا میں عصر کی اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ میں بمشکل جکارتہ پہنچتا ہے کہ انڈونیشیا کے مشرقی جزائر میں نمازِ مغرب کا وقت ہو جاتا ہے۔ مغرب کی اذانیں سیبلز سے بمشکل سماٹرا تک پہنچتی ہیں کہ اتنے میں عشاء کا وقت ہو جاتا ہے، جس وقت مشرقی انڈونیشیا میں عشاء کی اذانوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، اس وقت افریقہ میں

فجر کی اذانیں گونج رہی ہوتی ہیں۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ کرۂ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جس وقت ہزاروں لاکھوں مؤذن بیک وقت خدائے بزرگ و برتر کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں؟

ان شاء اللہ العزیز یہ سلسلہ تا قیامت اسی طرح جاری رہے گا''---[۲۷]

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شانِ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ دیکھے [۲۸]

عرش پر نام مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء

حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، ایک دن میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی:

يَا رَسُوْلَ اللّٰه! مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا؟---

''یارسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟''---

فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا، پھر متوجہ ہوا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور عرش کو پیدا فرمایا تو:

كَتَبَ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ : مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ---

''ساقِ عرش پر لکھا: محمد (مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں''---

پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس میں حضرت آدم و حضرت حوا (علیہما السلام) کو ٹھہرایا تو:

كَتَبَ اسْمِيْ عَلَى الْاَبْوَابِ وَ الْاَوْرَاقِ وَ الْقِبَابِ وَ الْخِيَامِ، وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ---

''میرا نام جنت کے دروازوں، پتوں، قبوں اور خیموں پر تحریر فرمایا، جب کہ ابھی حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے''---

نَظَرَ اِلَى الْعَرْشِ فَرَاٰى اسْمِيْ، فَاَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهٗ سَيِّدُ وَلَدِكَ---

''حضرت آدم علیہ السلام نے عرش کی طرف نظر اٹھائی تو میرا نام لکھا ہوا دیکھا، اللہ تعالیٰ نے انھیں بتایا کہ یہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں''---

اور جب شیطان نے ان کو دھوکا دیا:

تَابَا وَ اسْتَشْفَعَا بِاِسْمِيْ اِلَيْهِ---

''انھوں نے توبہ کی اور میرے نام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفیع بنایا''---[۲۹]

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، جب حضرت آدم علیہ السلام سے (اجتہادی) خطا ہوگئی تو انہوں نے عرض کی:

يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِيْ---

''اے میرے رب! میں تجھ سے بحق محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے''---

اللہ جل جلالہ نے فرمایا، اے آدم! تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیسے پہچانا؟ حالاں کہ ابھی میں نے انہیں پیدا نہیں کیا۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے جواباً عرض کی:

يَا رَبِّ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَ نَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلَى اسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ---

''اے میرے رب! جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کر کے مجھ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ لکھا ہوا تھا، میں نے یقین کر لیا کہ جس نام کو تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے، وہ تجھے تمام مخلوقات میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے (اسی لیے میں نے آپ کے وسیلہ سے دعا کی ہے)''---

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا:

صَدَقْتَ یَا آدَمُ اِنَّہ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ وَاِذْ سَئَلْتَنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ---

''اے آدم! تو نے سچ کہا، محمد مصطفیٰ واقعی مجھے ساری خلقت میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں، چوں کہ تو نے ان کے وسیلہ سے دعا کی ہے لہٰذا میں نے تیری مغفرت فرما دی ہے''---[۳۰]

ابوالحمراء سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، شب معراج میں نے دیکھا کہ عرش الٰہی پر لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ تحریر تھا۔[۳۱]

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا [۳۲]

عرش کو سکون مل گیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ اور اپنی امت کو تاکید کر دو

کہ اگر وہ آپ کا زمانہ پائیں تو ان کے ساتھ ایمان لائیں:

فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَ لَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ---

''اس لیے کہ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتے تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا نہ جنت و دوزخ کو پیدا کرتا''---

لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَسَكَنَ---[۳۳]

''میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا، وہ کانپنے لگا، میں نے اس پر لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ تحریر کر دیا تو اسے سکون مل گیا''---

لوحِ محفوظ پر اسم محمد ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ شَيْءٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ إِنِّيْ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِيْ---[۳۴]

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو کلمات لوحِ محفوظ پر تحریر فرمائے، وہ یہ تھے:

میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ میرے رسول ہیں''---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے ایک اور روایت میں ہے:

''لوحِ محفوظ چمک دار موتی سے بنا ہوا ہے، اس کی لمبائی آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے اور چوڑائی مشرق و مغرب کی مقدار کے برابر ہے،

اس کے کنارے موتی اور یاقوت سے مرصع ہیں، اس کا قلم نوری ہے اور اس کی پیشانی پر یہ تحریر کندہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لا شَرِیْکَ لَہٗ دِیْنُہُ الْاِسْلَامُ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ فَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ صَدَقَ بِوَعْدِہٖ وَ اتَّبَعَ رُسُلَہٗ، اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ---[۳۵]

اللہ وحدہ لاشریک لہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا پسندیدہ دین اسلام ہے اور محمد مصطفیٰ (ﷺ) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، جو شخص اللہ عزوجل پر ایمان لائے اور اس کا وعدہ پورا کرتے ہوئے اس کے رسولوں کا اتباع کرے، اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا"---

جنت کے دروازے پر اسم گرامی

جنت کے صدر دروازے، اس کے مکانات اور اس کے درختوں کے پتے پتے پر مالک جنت قاسم نعمت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی منقش ہے۔ چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبٌ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لا اُعَذِّبُ مَنْ قَالَھَا---[۳۶]

"جنت کے دروازے پر مکتوب ہے کہ بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جس نے اس قول کو تسلیم کر لیا اللہ تعالیٰ اسے عذاب سے محفوظ رکھے گا"---

14

پتے پتے پر نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فِیْ الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ أَوْ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ شَكَّ عَلِیُّ بن جَمِیل مَا عَلَیْهَا وَرَقَةٌ إلا مَکْتُوبٌ عَلَیْهَا لآ إلٰهَ إلا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ، أَبُو بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ، عُمَرُ الْفَارُوقُ، عُثْمَانُ ذُو النُّورَیْنِ---[۴۷]

''جنت میں ایک درخت ہے، یا فرمایا، جنت کے ہر درخت کے ہر ہر پتے پر کلمہ طیبہ تحریر ہے''---

عالم بالا کی ہر چیز پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش، سدرۃ المنتہیٰ، آسمان، جنت، حورانِ بہشت اور ملائکہ غرض عالم بالا کی ہر چیز پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی نقش ہے۔ اس سلسلے میں ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام چشم دید حقائق کی منظرکشی کرتے ہوئے اپنے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السلام کو فرماتے ہیں:

فَکُلَّمَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاذْکُرْ اِلٰی جَنْبِهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاِنِّیْ رَأَیْتُ اسْمَهٗ مَکْتُوبًا عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ وَاَنَا بَیْنَ الرُّوْحِ وَالطِّیْنِ ثُمَّ اِنِّیْ طُفْتُ السَّمٰوٰتِ فَلَمْ اَرَ فِی السَّمٰوٰتِ مَوْضِعًا اِلَّا رَأَیْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَکْتُوبًا عَلَیْهِ وَاِنَّ رَبِّیْ اَسْکَنَنِیَ الْجَنَّةَ فَلَمْ اَرَ

فِی الْجَنَّةِ قَصْرًا وَ لَا غُرْفَةً اِلَّا رَأَيت اسْمَ مُحَمَّدٍ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ مَكْتُوبًا عَلٰى نُحُوْرِ حُوْرِ الْعِيْنِ وَ عَلٰى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ وَ عَلٰى وَرَقِ شَجَرِ طُوْبٰى وَ عَلٰى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَ عَلٰى اَطْرَافِ الْحُجُبِ وَ بَيْنَ اَعْيُنِ الْمَلٰئِكَةِ فَاَكْثِرْ ذِكْرَهٗ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَذْكُرُهٗ فِیْ كُلِّ سَاعَاتِهَا---[۳۸]

''اے بیٹے! جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، ساتھ ہی محمد ﷺ کا ذکر کرنا، کیوں کہ میں نے آپ ﷺ کا نام عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا، جب کہ میں روح اور مٹی کے درمیان تھا۔ پھر میں نے آسمان کی سیر کی تو جو جگہ بھی دیکھی، اس پر اسم محمد ﷺ لکھا ہوا پایا اور بے شک میرے رب عزوجل نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو جنت میں جتنے محل اور بالا خانے دیکھے، تمام پر اسم محمد لکھا ہوا دیکھا۔

اور قسم ہے، میں نے نام محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا حور عین کے سینوں پر، جنت کے بانس کے پتوں پر، درخت طوبیٰ کے پتوں پر، پردوں کے کناروں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان۔ سو، محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر زیادہ کیا کر، کیوں کہ بلاشک فرشتے ہر وقت آپ کا ذکر کرتے ہیں''---

اس حدیث مبارکہ پر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ ابوالفضل محمد نصر اللہ نوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۷۸ء) نے درج ذیل نکتہ بیان فرمایا:

مکان پر مالک مکان کا نام

''مکان پر اس کے مالک کا نام لکھا جاتا ہے، آسمانوں اور بہشت کے

درودیوار پرآں حضرت ﷺ کا نام پاک مکتوب ہونا، اس امر کی بین دلیل ہے کہ آسمان اور جنت پیارے محبوب ﷺ کی ملکیت ہے، جس کو چاہیں، بہشت عطا فرمائیں، جسے چاہیں، ردفرمائیں۔ جس طرح اس صحیح حدیث:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّ اللّٰہُ یُعْطِیْ---[۳۹]

''میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے''---

کے عموم واطلاق سے بھی ثابت ہے۔ مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

تو ہی ہے مُلکِ خدا مِلکِ خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانہ میں حکومت تیری [۴۰]

کائنات کی ہر چیز پر نام نامی

صرف عالم بالا ہی نہیں کائنات میں ہر سو اسم محمد ﷺ کی جلوہ گری ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ الباری تحریر فرماتے ہیں:

اِنَّ اسمَہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی مَعَ اسْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَرْسُوْمٌ عَلٰی کُلِّ شَئْیٍ مِّنَ الْاَشْیَآءِ بِحُکْمِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اَیْ جَعَلْنَا ذِکْرَنَا مَعَکَ فِیْ کُلِّ شَئْیٍ مِّنْ مَلَکٍ وَ فَلَکٍ وَ بِنَآءٍ وَ سَمَاءٍ وَ فَرْش وَ عَرْش وَ حَجَرٍ وَ مَدَرٍ وَ شَجَرٍ وَ ثَمَرٍ وَ نَحْوِ ذٰلِکَ وَ لٰـکِنَّ اَکْثَرَ الْخَلْقِ لَا یُبْصِرُوْنَ---[۴۱]

''اللہ تعالیٰ کے فرمان ورفعنا لك ذکرك یعنی اے حبیب! آپ کے ذکر کو آپ کی خاطر بلند کیا، کہ ہر جگہ آپ کے ذکر کو اپنے ذکر

کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ چناں چہ فرشتے، آسمان، زمین، عرش، فرش، پتھر، مٹی کے ڈھیلے، درخت، پھل، غرض کائنات کی ہر چیز پر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم گرامی مکتوب ہے، لیکن اکثر لوگ اسے دیکھ نہیں پاتے"---

انسانوں پر اسم محمد ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے دوشانوں کے درمیان لآ الٰہ الّا اللّٰہ محمدٌ رّسولُ اللّٰہِ خاتمُ النبیین تحریر تھا۔[۴۲]

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں کہ خراسان میں ایک لڑکا پیدا ہوا، جس کے ایک پہلو پر لا الٰہ الّا اللّٰہ اور دوسرے پر محمّد رسول اللّٰہ تحریر تھا۔[۴۳]

مغربی افریقہ کے ایک شہر میں ایک آدمی تھا، جس کی دائیں آنکھ کے نچلے سفید حصے پر سرخ روشنائی سے یہ تحریر تھا: محمد رسول اللّٰہ۔[۴۴]

انسان کی سانس کی نالی اور پھیپھڑے پر کلمہ طیبہ

انسانی جسم کی کمپیوٹر کے ذریعے تصویر لی گئی تو یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ ہر انسان کے سانس کی نالی پر کلمہ طیبہ کا جز اوّل لآ الٰـہ الّا اللّٰہ لکھا ہوا ہے، جب کہ دائیں پھیپھڑے پر محمّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ نقش ہے۔

زندگی کا مدار سانس پر ہے اور آلات تنفس، جن سے سانس کی آمد و رفت قائم ہے، ان پر کلمہ طیبہ منقش ہونا ہر انسان کو دعوت فکر دیتا ہے کہ اگر وہ کائنات کے خارجی دلائل

کے ساتھ ساتھ اپنے اندرونی نظام کو دیکھے اور تدبر وفکر سے کام لے تو یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں رہ جاتا کہ ذات خداوندی اور محبوب خدا (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہر حقیقت سے بڑی حقیقت ہیں اور ان پر ایمان لانا عین فطرت ہے۔ اسی لیے تو قرآن کریم جھنجھوڑ کر اعلان فرما رہا ہے:

﴿سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ﴾---[۴۵]

''ہم دکھائیں گے انہیں اپنی نشانیاں آفاق (عالم) میں اور ان کے اپنے نفسوں میں تا کہ ان پر واضح ہو جائے کہ وہ حق ہے''---

اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ))---[۴۶]

''ہر نومولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے''---

اس تصویر سے یہ بات بھی عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کو کس طرح بلند کیا ہے اور کس طرح بلند دیکھنا چاہتا ہے، اسی لیے تو اپنے حبیب کے نام کو اپنے نام سے بھی جلی اور واضح تر نقش فرمایا۔ غرض کہ ارباب بصیرت کے لیے اس میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کئی پہلو ہیں۔ [۴۷]

واضح رہے کہ بذریعہ کمپیوٹر یہ ایکسرے حرس وطنی جدہ کے ہسپتال میں لیا گیا [۴۸] یہ واقعہ سعودی عرب کے روزنامہ ''البلاد'' شمارہ یکم شعبان ۱۴۱۲ھ میں بھی شائع ہوا۔ [۴۹]

مچھلی پر کلمہ طیبہ

علامہ صالح شامی (م ۹۴۲ھ) لکھتے ہیں کہ بصرہ کے قریب نہر اُبُلّہ میں ایک مچھلی

شکار کی گئی، جس کی دائیں جانب لا الہ الّا اللّٰہ اور بائیں جانب محمد رسول اللّٰہ تحریر تھا۔ چناں چہ احتراماً اسے چھوڑ دیا گیا۔ [۵۰]

علامہ حلبی فرماتے ہیں کہ ایک سفید مچھلی پکڑی گئی، جس کی گردن پر سیاہ رنگ سے مکتوب تھا:

لآ الہ الّا اللّٰہ محمّد رّسول اللّٰہ---[۵۱]

حضرت محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آٹھ دس سال گزرے، بکثرت اردو، انگریزی اخباروں میں شائع ہوا تھا کہ بعض سواحل پر مچھلی دیکھی گئی، جس کی ایک جانب لا الٰہ الّا اللّٰہ لکھا ہوا تھا اور دوسرے پہلو پر محمد رسول اللّٰہ---اور وہ مچھلی مصالحہ سے درست کر کے، تاکہ سڑنے نہ پائے، عجائب خانہ لندن میں رکھ دی گئی۔ [۵۲]

سیدنا سلیمان علیہ السلام کی انگشتری پر کلمہ طیبہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ علیہما السلام لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ---[۵۳]

''سیدنا سلیمان علیہ السلام کی انگشتری (کے نگینے) پر کلمہ طیبہ تحریر تھا''---

طلائی لوح پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرآن کریم میں:

﴿كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا﴾---

''(سیدنا خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھا کیا تھا) اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا کنز (خزانہ) تھا''---

اس کنز سے مراد سونے کی تختی ہے، جس پر مکتوب ہے:

''تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتا ہے اور پھر خوشی میں مشغول ہے، تعجب ہے ایسے شخص پر جو آخرت کے حساب کو مانتا ہے پھر ہنستا ہے، تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو تسلیم کرے اور پھر غم گین رہے، تعجب ہے اس پر جسے دنیا کے زوال پر یقین ہے اور پھر اس پر مطمئن رہے۔ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ''---[۵۴]

پتھروں پر اسم گرامی

مختلف ادوار میں ایسے پتھر مشاہدہ میں آتے رہے ہیں جن پر قلم قدرت سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی منقوش تھا:

عہد حضرت ابراہیم علیہ السلام میں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بار حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے پہلے کی آپ کی کوئی فضیلت بیان کریں، تو انہوں نے کہا کہ میں نے کتب سابقہ میں پڑھا ہے کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو ایک پتھر ملا، جس پر چار سطریں تحریر تھیں:

پہلی سطر: اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِیْ---

''میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، سو میری عبادت کرو''---

دوسری سطر: اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ---

''میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تحقیق محمد مصطفیٰ ﷺ میرے رسول ہیں''---

تیسری سطر: اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنَا مَنِ اعْتَصَمَ بِیْ نَجَا---

''بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری پناہ لی، وہ نجات پا گیا''---

چوتھی سطر: اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنَا، اَلحَرَمُ لِیْ وَ الْکَعْبَۃُ بَیْتِیْ، مَنْ دَخَلَ بَیْتِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ---

''تحقیق میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں، کعبہ میرا گھر ہے، جو میرے گھر میں داخل ہوگا امن پائے گا''---[۵۵]

۴۵۴ھ کا ایک پتھر

علامہ علی بن برہان الدین حلبی لکھتے ہیں کہ ۴۵۴ ہجری میں خراسان میں اچانک سخت طوفانی آندھی چلی، جس نے پہاڑوں کو الٹ کر رکھ دیا، لوگوں نے سمجھا قیامت برپا ہوگئی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ زاری کرنے لگے کہ یکا یک ایک پہاڑ پر آسمان سے نور کا سیلاب امنڈتا نظر آیا، لوگ وہاں پہنچے تو دیکھا، یہ نور ایک پتھر سے نکل رہا تھا، جو آسمان سے گرا تھا۔ یہ پتھر ایک گز لمبا اور تین انگشت چوڑا تھا، جس پر تین سطریں لکھی ہوئی تھیں، پہلی سطر میں:

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاعْبُدُوْنِیْ---

دوسری میں:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ القَرَشِیُّ---اور

تیسری پر قربِ قیامت کی خبر دی گئی تھی---[۵۶]

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کو پرانے زمانے کا ایک پتھر ملا جس پر قلم قدرت سے لکھا ہوا تھا:

مُحَمَّدٌ تَقِیٌّ مُصْلِحٌ وَ سَیِّدٌ اَمِیْنٌ---[۵۷]

نئی دہلی---پتھر پر یا محمد

امام المحدثین سیدی ابو محمد دیدار علی شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ نئی دہلی میں ایک بہت بڑے پتھر کو چیرا گیا تو اس کے دونوں طرف بخط جلی لکھا ہوا تھا یا محمد---ان پتھروں کو پھر چیرا گیا تو ان پر بھی یا محمد لکھا ہوا نمودار ہوا، چناں چہ انگریزوں نے ان پتھروں کو ایک نمائش گاہ میں لگوا دیا تا کہ ہر کوئی زیارت کر سکے۔[۵۸]

جبلِ اُحد پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبل احد وہ بابرکت پہاڑ ہے، جسے حبیب ذی الکبریاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے سند محبت عطا فرمائی اور اسے اپنا محبّ اور محبوب قرار دیا:

أُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ---[۵۹]

''احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں''---

۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء کو گوگل ارتھ میں خلا سے لی گئی جبل احد کی تصویر شائع ہوئی، اسے دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے کہ اس محبوب پہاڑ پر اسم محمد (ﷺ) تحریر ہے، گویا یہ رفیع المرتبت پہاڑ و رفعنا لك ذكرك کی عملی تعبیر بن گیا ہے۔

نام حبیب کبریا نقش اس کے سینے پر ہوا
گویا سند اس کو ہوئی حب پیمبر کی عطا
جبلِ اُحُد جبلِ اُحُد
محبوبِ محبوبِ خدا [۶۰]

اس سلسلہ میں تفصیلی مضمون اور رنگین تصویر ماہ نامہ نور الحبیب، اپریل ۲۰۰۷ء میں شائع ہوئی تھی۔

منہ سے بولیں حجر

جبل احد ہی نہیں بلکہ دیگر پتھر بھی آپ ﷺ کی خدمت میں بآواز بلند سلام عرض کر کے آپ کی عظمت و رفعت کا اعلان کرتے۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا، جب سیدنا جبریل امین علیہ السلام پہلی وحی لے کر آئے تو اس کے بعد:

لَا اَمُرُّ بِحَجَرٍ وَ لَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ لِيْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ---

''جب بھی میں کسی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتا، وہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ کہہ کر مجھے سلام عرض کرتا''---[۶۱]

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں، مجھے حضور ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کے قریبی علاقہ میں جانے کا اتفاق ہوا:

فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَ لَا شَجَرٌ اِلَّا وَ هُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

یَا رَسُوْل اللّٰہ---[۶۲]

''آپ ﷺ جس پہاڑ یا درخت کے پاس سے گزرتے وہ عرض کرتا:

یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو''---

حضور ﷺ نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تبلیغ اسلام کے لیے یمن روانہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، حضور! وہاں کے لوگ مشرک ہیں اور میری ان سے جان پہچان بھی نہیں ہے---تو آپ ﷺ نے فرمایا، میری ناقہ پر سوار ہو جایئے، جب تم یمن کے قریب گھاٹی پر چڑھو اور لوگ تمہارے استقبال کے لیے جمع ہو جائیں، تو تم نے بلند آواز سے کہنا ہے:

یَا حَجَرُ یا مَدَرُ رسولُ اللّٰہ ﷺ یُقْرِءُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ---

''پتھرو، مٹی کے ڈھیلو، رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام فرماتے ہیں''---

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب یمن پہنچے اور لوگ استقبال کے لیے اکٹھے ہو گئے تو آپ نے حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل بجالاتے ہوئے بلند آواز سے درج بالا کلمات کہے:

فَارْتَجَّتِ الْاَرْضُ وَ قَالُوْا عَلٰی رَسولِ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلیہ وَسَلَّمَ السَّلَامُ---[۶۳]

''زمین گونج اٹھی، پتھروں اور ڈھیلوں نے جواب دیا:

''اللہ کے رسول پر سلام''---

درختوں پر نام نامی

علامہ حلبی بیان کرتے ہیں کہ ہندوستان کے ایک جنگل میں ایک درخت تھا، جس کے پتے سرخ تھے اور ان پر سفیدی کے ساتھ مکتوب تھا:

لآ الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ---[۶۴]

اسی طرح ایک جزیرہ میں بہت بڑا درخت تھا، جس کے بڑے بڑے پتے تھے، جن سے پاکیزہ خوش بو آتی تھی، ان پر قدرت الٰہی سے سرخ سیاہی کے ساتھ تین سطریں تحریر تھیں:

سطر اوّل: لآ الٰه الّا اللّٰه

سطر دوم: محمّد رسول اللّٰه

سطر سوم: انّ الدّین عِند اللّٰه الاسْلام --- [۶۵]

بلاد ہند میں ایک درخت تھا، جسے بادام کے مشابہ پھل لگتا تھا، اس پر دُہرا چھلکا ہوتا، اسے اتارا جاتا تو اندر سے ایک لپٹا ہوا سبز پتا نکلتا، جس پر سرخ روشنائی سے جلی حروف میں لآ الٰـه الّا اللّٰه محمد رسول اللّٰه تحریر ہوتا، وہاں کے لوگ اس درخت سے تبرک حاصل کرتے اور اس کے توسل سے بارش کے لیے دعا کرتے تھے۔ [۶۶]

حافظ سلفی بیان کرتے ہیں کہ ایک درخت پایا گیا، جس کے سبز پتے تھے اور ہر پتے پر ہرے سبز رنگ سے لکھا ہوا تھا: لا الٰه الّا اللّٰه محمد رسول اللّٰه۔

اس علاقہ کے لوگ بت پرست تھے، وہ اس درخت کو اوپر سے کاٹ دیتے تو چند ہی دنوں میں دوبارہ پہلے کی طرح سرسبز ہو جاتا۔ تنگ آ کر انہوں نے اسے کاٹ کر جڑوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تاکہ دوبارہ نہ اُگے، مگر قدرت الٰہی سے اس کی چار شاخیں نکلیں اور ہر شاخ پر کلمہ طیبہ تحریر تھا۔ یہ دیکھ کر لوگ اسے متبرک سمجھتے ہوئے اس سے شفا حاصل کرنے لگے۔ [۶۷]

گلاب کے پھول پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، مورخین کا بیان ہے کہ بلاد ہند میں سرخ گلاب کے پھول پر سفیدی سے کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ [۶۸]

حضرت ابوالحسن علی بن عبداللہ ہاشمی فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان کی ایک بستی میں گلاب کا پودا دیکھا، جس پر بڑے سائز کے سیاہ پاکیزہ خوشبو والے پھول لگتے تھے، ان پھولوں کی پتیوں پر سفید خط سے لآ الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ، ابوبکر الصدیق ، عمر الفاروق تحریر تھا۔ مجھے شک گزرا کہ شاید مصنوعی تحریر ہو، چناں چہ میں نے ایک غنچہ کو کھول کر دیکھا تو اس کی پتیوں پر بھی وہی تحریر تھی، جو کھلے ہوئے پھولوں کی پتیوں پر مکتوب تھی۔[۶۹]

انگور پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ حلبی بیان کرتے ہیں کہ سنہ آٹھ سو سات یا نو میں انگور کا دانہ دیکھا گیا، جس پر سیاہی کے ساتھ واضح طور پر اسم محمد مکتوب تھا۔[۷۰]

مولی کے پتے پر

استاذ العلماء مولانا ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''یکم رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ (۲۹ر فروری ۱۹۶۰ء) بروز پیر، حضرت الحاج مولانا ابوالنور محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ/ مارچ ۱۹۶۱ء) والد ماجد حضرت شیخ الحدیث مولانا الحاج ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ باغیچہ میں پھر رہے تھے، قدرتی طور پر انہیں خیال گزرا کہ کسی پتا پر دیکھیں، شاید حضور محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی مل جائے۔ اس جستجو میں اتفاقیہ ان کی نگاہ مولی کے پتا پر پڑی، جس پر

نہایت صاف عربی رسم الخط میں لفظ پاک ''محمّد'' تحریر تھا اور اس سے آگے بھی باریک لکیر کی صورت میں کچھ الفاظ تحریر تھے، شاید ﷺ لکھا تھا۔ کئی دوستوں نے اس متبرک پتا کی زیارت کی۔ بہر کیف مولی کا پتا بھی آقا و مولیٰ ﷺ کا پتا دے رہا ہے۔ راقم الحروف کا یہ چشم دیدہ واقعہ ہے اور انہی ایام میں نور وظہور [۱۷] اپریل ۱۹۶۰ء کی اشاعت اوّل میں اس کو شائع کرایا''---[۴۷]

آک کے پتے اور اسم محمد ﷺ

۹؍جنوری ۲۰۱۰ء کو ریلوے اسٹیشن بصیر پور کے ٹیوب ویل والے کمرہ کی چھت پر خودرو آک کے دو پودوں کے پتوں سے اسم محمد (ﷺ) ظہور پذیر ہوا۔ پتوں کی اس قدرتی ترتیب سے اسم محمد کی جلوہ گری کا منظر ہزاروں لوگوں نے ملاحظہ کیا اور کیمروں میں محفوظ کر لیا--- ماہنامہ نور الحبیب (فروری ۲۰۱۰ء) کے ٹائٹل پر یہ ایمان افروز تصویر شائع ہوئی---

آسمان پر اسم گرامی

حضرت محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ بہت سے اخباروں، متعدد شواہد اور ماہ نامہ سواد اعظم مرادآباد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ یکم شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ میں بعد مغرب ہندوستان کے مختلف مقامات پر بکثرت لوگوں نے حضور پر نور سید یوم البعث والنشور خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین سرور امجد سردار سرمد سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم پاک

آسمان پر لکھا ہوا دیکھا، جو معتد بہ (کافی) عرصہ تک قائم رہا۔[۴۳]

حضرت صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی تائید وتوثیق

اس واقعہ کے حوالے سے نوراللہ خان نامی ایک صاحب نے سیدی صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں استفتاء پیش کیا:

مغرب کے وقت بجانب قبلہ ایک روشن ستارہ نے ٹوٹ کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک ''محمد'' صفحہ آسمان پر نمایاں کیا، جبل پور کے اکثر مقامات کے ہزاروں باشندوں نے دیکھا، کیا اس کرشمہ قدرت یا آسمانی شہادت کو معجزہ کہا جاسکتا ہے؟[۴۴]

جواباً آپ نے ''المعجزۃ العظمٰی المحمدیۃ'' (۱۳۴۵ھ) کے تاریخی نام سے فتویٰ تحریر فرمایا، جس میں تفصیلی دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے اور آپ کے معجزات کا ظہور تا قیام قیامت ہوتا رہے گا۔ فتویٰ کے آخر میں آپ نے تحریر فرمایا:

''واقعہ مذکورۂ سوال، ستارہ کا بصورت شہاب ثاقب نازل ہونا، مطلع ہلال پر قرار پکڑنا، پھر اس کا تغیرات کے بعد اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جانا، حسب تصریحات بالا یقیناً سرکار رسالت مآب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیّن معجزہ ہے، کیوں کہ ظاہر ہے کہ نہ وہ کسی انسان کا کام تھا، نہ وہ کسی مجہول الحال کا نام تھا، نہ کوئی مہمل و بے معنیٰ کا کلمہ تھا، بلکہ ایک فعل الٰہی اور کرشمہ قدرت کبریائی تھا، جس نے اپنے پیارے محبوب حقیقی، مطلوب تحقیقی، مختار مطلق، برگزیدہ نبی، برحق پیغمبر اعظم، رسول مکرم، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم محترم اسم پاک و معظم کو

چمکا کر، روشن فرما کر بھٹکتوں کو، گم کردہ راہوں کو متنبہ کر دیا اور سوتوں، غفلت آشناؤں کو بیدار فرمایا کہ یہی سرکار ابد قرار ہیں، جن کا دین متین قیامت تک قائم و باقی اور جن کی نبوت کریمہ و رسالت عظیمہ دائم و لازوال ہے.............---

اللہ تعالیٰ اسم اعظم علم معظم کو مرتفع فرما کر اپنے بندوں میں حضور اکرم ﷺ کے امتیوں کو بشارت عظیمہ دے رہا ہے کہ جس پیارے نبی کی پیروی، جس برگزیدہ پیغمبر کی اطاعت، جس رسول کی تعظیم کے اتباع میں تمہیں مراتب سعادت عطا ہوں، تمہیں عتاب الٰہی، فتنہ قبر اور عذاب آخرت سے نجات ملے، اس کا نام پاک، علم مبارک ہم نے مشعل ہدایت بنا کر مطلع ہلال پر چمکا دیا اور حسب وعدہ قرآنی ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝﴾ "ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کیا" اسم مبارک کو رفعت و بلندی کے ساتھ تم پر سایہ فگن فرما دیا--- جو اپنی سعادت افروز تجلی اور مسرت افروز روشنی میں عامہ امت اجابت و دعوت کو طریق خیر و سعادت اور صراط رشد و ہدایت کی طرف پکار پکار کر بتلا رہا ہے:

﴿أَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾---[۷۵]

"یقیناً یہی میری سیدھی راہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہیں نہ اختیار کرو کہ سیدھی راہ سے بھٹکا دیں"---

بلاشبہ یہ ظہور اسم پاک محمد رسول اللہ ﷺ حضور کی نبوت و رسالت کے بقا، قیام و دوام کی بین شہادت اور دین مصدق و برحق اسلام کی برہان ساطع اور اس کی صداقت و حقانیت پر دلیل قاطع ہے، جس کے ظہور سے کفار و

مشرکین ومخالفین اسلام مبہوت اوراس کے مقابلہ ومعارضہ سے عاجز وقاصر ہیں۔
یہی معجزہ کی تعریف ہےاور بتمامہا اس پر صادق ....۔
مسلمانو! ہوشیار، خبر دار، بہت سو چکےاور خواب غفلت میں اتنا کچھ کھو چکے کہ اس کی تلافی دشوار ہے، مگر جو کچھ باقی رہا، اسی کو سنبھالو اور ظہور اسم تمھیں سبق دے رہا ہے کہ اسی مبارک ومحترم نام والے سرکار ابدقرار ﷺ کے سایہ میں تمھارے لیے سب کچھ ہے۔ صدق واخلاص کے ساتھ ان کی اطاعت، ان کا اتباع، ان کی پیروی تمہارے لیے منہاج رفعت وعزت اور معراج ترقی ہے، اس سے باہر ہونے، ان سے پھر جانے، روگرداں ہوجانے میں تمہارے لیے ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں ہے"---[۷٦]

چاند پر اسم محمد ﷺ

موجودہ دور میں بھی بعض اوقات ایسے عجائبات کا ظہور ہوتا رہتا ہے، جن سے ذکر مصطفیٰ کی عظمت ورفعت عالم آشکار ہوجاتی ہے۔ ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں شب میلاد آدھی رات کے بعد چاند پر اسم محمد (ﷺ) صاف لکھا ہوا دکھائی دیا، جسے لاکھوں لوگوں نے مشاہدہ کیا---

اس سے اگلے سال (۱۴۲۹ھ کی شب میلاد) چاند پر نقش نعل مصطفیٰ نمایاں ہوا، جس کی تفصیل ماہ نامہ نورالحبیب (ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ) کے اداریہ میں شائع ہوئی۔

الغرض کائنات پست وبالا میں ہر سو رفعتِ شانِ ورفعنا لك ذكرك کے نظارے اور عظمت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

اللہ نے دنیا و مافیہا کو بنایا ہی عظمتِ مصطفیٰ کے اظہار کے لیے

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا، اس نے آپ کے بارے میں پوچھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انا محمد رسول اللہ---

''میں اللہ کا رسول محمد ہوں''---

اعرابی نے عرض کی، واللہ! میں آپ کی زیارت سے پہلے ہی آپ پر ایمان لا چکا ہوں، تاہم میں کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو جی چاہے پوچھو!

اس نے عرض کی: فداك ابی و امی حضور! کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اور حضرت آدم علیہ السلام کو صفی نہیں بنایا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اعرابی نے کہا، جب ان انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عظمتوں سے نوازا ہے تو آپ کو کیا عطا فرمایا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر جھکا لیا۔ اسی اثنا میں حضرت جبریل امین علیہ السلام آئے اور عرض کی، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، مگر وہ پوچھتا ہے کہ اے میرے حبیب! تو نے سر کیوں جھکا لیا؟ اس اعرابی کو بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اگر میں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنایا ہے تو تجھے پہلے ہی سے حبیب بنایا، اگر موسیٰ (علیہ السلام) سے زمین پر کلام فرمایا ہے تو آپ کو عالم بالا میں شرف کلام سے مشرف کیا، اگر عیسیٰ (علیہ السلام) کو روح القدس بنایا تو

تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل آپ کے نام کی تخلیق فرمائی۔ عالم بالا میں جہاں آپ نے قدم رنجہ فرمایا، کسی اور کو یہ اعزاز نہ ملا نہ ملے گا۔ اگر آدم (علیہ السلام) کو میں نے چن لیا ہے تو آپ کو خاتم الانبیاء بنایا ہے۔ میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی پیدا کیے مگر کسی کو وہ شرف نہ بخشا جو تمہیں عطا کیا۔ اور اے حبیب! میری بارگاہ میں آپ سے زیادہ کسی اور کو عزت کیسے مل سکتی ہے جب کہ میں نے آپ کو حوض کوثر دیا، منصبِ شفاعت پر فائز کیا، آپ کو چاند ایسا حسین چہرہ دیا، حج، عمرہ، قرآن اور رمضان کی فضیلتیں دیں۔ اے حبیب! سب کچھ تیرے لیے ہے، روزِ قیامت عرش آپ پر سایہ کرے گا اور حمد کا تاج آپ کے فرق ناز پر سجایا جائے گا:

وَلَقَدْ قَرَنْتُ إِسْمَكَ بِاسْمِي، فَلَا اُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعٍ حَتّٰى تُذْكَرَ مَعِيَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَ أَهْلَهَا لِاُعْرِفَهُمْ كَرَامَتَكَ عَلَيَّ وَ مَنْزِلَتَكَ عِنْدِيْ وَلَوْلَاكَ يَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا---[۷۷]

''قسم ہے ضرور میں نے آپ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ متصل کر دیا ہے، سو جہاں کہیں میرا ذکر ہو گا، وہیں تمہارا ذکر بھی ہو گا۔

یقیناً میں نے دنیا و مافیہا کو اس لیے پیدا کیا تا کہ ان کو میرے ہاں آپ کی قدر و منزلت کا پتا چلے۔ اے محمد! اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا''---

زمین و زماں تمہارے لیے، مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے
اصالتِ کل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل
حکومتِ کل، ولایتِ کل، خدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک، تمہاری دمک، تمہاری جھلک، تمہاری مہک
زمین و فلک، سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے [۷۸]

عالم ارواح میں رفعتِ ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں سے سوال کیا: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ جواباً بلٰی کہہ کے سب نے ربوبیت خداوندی کا اقرار کیا۔ اس کے بعد خاص اجلاس ہوا کہ اس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے صرف ان طیب و طاہر روحوں کو جمع کیا، جنھیں منصب نبوت و رسالت پر فائز کرنا تھا۔ اس موقع پر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیادت و قیادت اور آپ کی عظمت و رفعت کا اظہار یوں کرایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ کمالات و فضائل اور انوارِ نبوت سے فیض یاب فرمانے کے بعد حکم دیا کہ ان ارواح انبیاء کی طرف متوجہ ہوں۔ نور مصطفیٰ نے جوں ہی ان ارواح کی جانب توجہ فرمائی تو اتنا نور چمکا، اس قدر روشنی پھیلی کہ جملہ انبیاء و رسل کے انوار پر نور مصطفیٰ غالب آ گیا۔ سب نے پوچھا، بارالٰہا! یہ کس کا نور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنْ آمَنْتُمْ بِهٖ جَعَلْتُكُمْ اَنْبِيَاءَ،
قَالُوْا آمَنَّا بِهٖ وَ بِنُبُوَّتِهٖ---[۷۹]

"یہ محمد بن عبد اللہ کا نور ہے، اگر تم ان پر ایمان لاؤ گے تو میں تمہیں منصب نبوت پر فائز کروں گا۔ ارواح انبیاء نے عرض کی، ہم آپ کی ذات اور آپ کی نبوت پر ایمان لاتے ہیں"---

پھر اللہ عزوجل نے ان سے پختہ عہد و پیمان لیا اور ایک دوسرے کا انھیں گواہ بنایا اور اس عہد کو مزید پختہ کرتے ہوئے اپنی گواہی بھی شامل فرمائی۔ عالم ارواح میں رفعت مصطفیٰ اور ذکر حبیب خدا کی اس پہلی مجلس کا ذکر قرآن کریم میں یوں ہے:

﴿وَ إِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ لَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَ أَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَ أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴿٨١﴾﴾---[٨٠]

''اور اے محبوب! یاد کیجیے جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر آئے تمہارے پاس عظمت والا رسول، تصدیق کرنے والا اس چیز کی جو تمہارے ساتھ ہو تو ضرور ضرور تم اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری عہد قبول کیا؟ سب نے کہا: ہم نے اقرار کیا، فرمایا: پس گواہ رہنا اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں''---

دیدنی ہے حشر میں رفعت رسول اللہ ﷺ کی

ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق نہیں ہوئی تھی، تب ارواح انبیاء سے یہ عہد و میثاق لیا گیا تھا اور جب یہ بزم ہستی اپنے اختتام کو پہنچے گی تو عالم محشر میں بھی رفعتِ مصطفیٰ کا عجب منظر ہوگا، تب آپ کو مقام محمود پر فائز کیا جائے گا اور یوں ہر کسی پر وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا مفہوم واضح ہو جائے گا۔

مقام محمود

امام ترمذی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سے:

﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾---[۸۱]

''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر جلوہ گر فرمائے گا''---

کا مطلب پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هِيَ الشَّفَاعَةُ---''اس سے مراد شفاعت (کبریٰ) ہے''---[۸۲]

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: مَقَامُ الشَّفَاعَةِ---[۸۳]

''مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے''---

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین کو جمع فرمائے گا، (جب محشر کی ہولناکیوں سے عاجز آ جائیں گے) تو آپس میں کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے حضور کسی کی شفاعت طلب کریں، جو ہمیں یہاں سے نجات دلا کر راحت بخشے۔ پس وہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور آپ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں، (آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، لوگ کس طرح مصیبت میں گرفتار ہیں)، براہ کرم اللہ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے، میں تمہارا کام نہیں کر سکتا اور اپنی (اجتہادی) خطا کو یاد کریں گے (پھر) فرمائیں گے، تم نوح (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ،

وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شریعت دے کر بھیجا۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے: میں تمہارا کام نہیں کر سکتا اور اپنی اجتہادی خطا یاد کریں گے۔ وہ کہیں گے، تم ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ لوگ ان کے پاس پہنچیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں تمہارا کام نہیں کر سکتا اور اپنی اجتہادی خطا کو یاد کریں گے (اور فرمائیں گے) تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، جن سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے: میں تمہارا کام نہیں کر سکتا اور اپنی اجتہادی خطا یاد کریں گے اور ارشاد فرمائیں گے تم عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ (جو اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں)۔ چناں چہ لوگ ان کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے میں تمہارا کام نہیں کر سکتا۔ ہاں! تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، جن کے اگلے پچھلے سارے ذنوب کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ لوگ میرے پاس آئیں گے، میں دربار الٰہی میں حاضر ہو کر اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت دی جائے گی، جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا سجدہ میں رہنے دے گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا:

اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَه وَ قُلْ يُسْمَعْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ ---

"اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو تمہیں دیا جائے گا، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو قبول کی جائے گی" ---

سو، میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ان کلمات کے ساتھ حمد کروں گا جن کی مجھے تعلیم دے گا، پھر میں شفاعت کروں گا، میرے لیے ایک حد

مقرر کی جائے گی، میں اس حد کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، پھر میں دوبارہ سجدے میں چلا جاؤں گا، اس طرح تین یا چار بار سجدہ کروں گا، ہر بار مجھے اذنِ شفاعت دیا جائے گا، حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کا جہنم سے نکلنا از روئے قرآن منع ہے، یعنی کفار، جنہیں جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے'' ---[۸۴]

ہر کوئی آپ ﷺ کی تعریف کر رہا ہوگا

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو محمد بنایا--- یعنی وہ شخصیت جن کی بار بار تعریف کی جائے--- اسم محمد کی جلوہ گری، آپ ﷺ کے اسم بامسمّٰی ہونے اور آپ کے ذکر کی رفعت کا منظر محشر میں دیدنی ہوگا، جب آپ ''مقام محمود'' پر فائز ہوں گے۔ یعنی وہ مقام جہاں ہر کوئی آپ کی تعریف وتحسین کر رہا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: قیامت کے دن سورج قریب آجائے گا (تپش اور گرمی اس قدر ہوگی کہ) لوگوں کے آدھے کانوں تک پسینہ پہنچ جائے گا:

فَبَیْنَا ھُمْ کَذٰلِکَ اسْتَغَاثُوا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوسٰی ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ---

''لوگ اسی حال میں ہوں گے، پھر حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر حضور نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ سے استغاثہ کریں گے---

پھر حضور ﷺ شفاعت فرمائیں گے تا کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے، چناں چہ آپ جا کر جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ لیں گے:

فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ---[۸۵]

''اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا، تمام اہلِ محشر آپ کی تعریف وتحسین کررہے ہوں گے''---

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے [۸۶]

اللہ اللہ! کیا مقام محبوبیت ہے، جب حشر کی ہولناکیوں میں ہر کوئی خوف زدہ اور سرگرداں ہوگا، حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر ایک کی خدمت میں حاضر ہوں گے مگر کسی کو بھی بارگاہ الٰہی میں سفارش کرنے کی ہمت نہ ہوگی، ہر کوئی لَسْتُ لَهَا کہہ کر اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ کا مشورہ دے رہا ہوگا، بالآخر جب لوگ بارگاہ مصطفیٰ میں حاضر ہوں گے تو آپ انا لھا کا مژدۂ جاں فزا سنائیں گے اور پھر بارگاہ الوہیت میں سجدۂ ناز ونیاز پیش کریں گے، تو کیفیت ہی تبدیل ہو جائے گی:

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن، خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائیں گے، حشر کا سارا نقشہ بدل جائے گا

اس دن پہلے ہی لوگوں کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا خیال نہیں آئے گا، کیوں کہ منشاء الٰہی یہ ہے کہ پہلے سارے دروازے پھر لیں اور جب ہر طرف سے مایوس ہو جائیں تو آخر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دیں، تاکہ سب پر حضور ﷺ کی شان محبوبیت اور عظمت ورفعت آشکار ہو جائے۔

خلیل ونجی، مسیح وصفی (علیہم السلام) سبھی سے کہی، کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری، کہاں سے کہاں تمہارے لیے [۸۷]

لواء الحمد

''مقامِ محمود'' کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن لِوَاءُ الْحَمْد آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا فَخْرَ وَ بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي .... الحديث---[۸۸]

''میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور فخر نہیں، اس دن آدم (علیہ السلام) سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا''---

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی ﷺ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مقامِ محمود یہ ہے:

قِيَامُهُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ مَقَامًا لَّا يَقُوْمُهُ غَيْرُهُ يَغْبِطُهُ فِيْهِ الْأَوَّلُوْنَ وَ الْآخِرُوْنَ---[۸۹]

''روزِ محشر آپ کا مقام عرشِ الٰہی کے دائیں جانب ہوگا اور یہ ایسا مقام ہے جو آپ ﷺ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہوگا، آپ کو اس مقام پر فائز دیکھ کر اوّلین و آخرین رشک کریں گے''---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت مبارکہ ﴿عَسٰی أَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یُقْعِدُہٗ عَلَی الْعَرْشِ---[۹۰]

''روزِ محشر اللہ تعالیٰ آپ کو عرش پر بٹھائے گا''---

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مفہوم کا قول منقول ہے:

''مقام محمود سے مراد یہ ہے کہ (روزِ محشر): یُجلِسُه عَلَی العَرشِ---[۹۱]

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی [۹۲]

اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے

رفعتِ ذکر مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درود سے نوازتا ہے، اس کے فرشتے بھی درود پیش کرتے ہیں اور اہل ایمان کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝۵۶﴾---[۹۳]

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجتے رہا کرو اور خوب سلام عرض کیا کرو''---

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

وَ تَعْظِيْمُهُ تَعَالٰى إِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا بِإعلاءِ ذِكْرِه و إظهارِ دِينِه و إِبْقَاءِ العَمَلِ بِشَرِيْعَتِهٖ وَ فِي الآخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِي أُمَّتِهٖ وَ اجزالِ أجرِه وَ مَثُوبَتِهٖ وَ إِبْدَاءِ فَضْلِهٖ لِلأوَّلِيْنَ وَ الآخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَ تَقْدِيْمِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْد---[۹۴]

"اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کو بلند کر کے، آپ کے دین کو غلبہ دے کر اور آپ کی شریعت پر عمل کو تا قیامت برقرار رکھ کر، اس دنیا میں آپ کی عزت و شان بڑھاتا ہے اور روزِ محشر امت کے لیے آپ کی شفاعت قبول فرما کر اور آپ کو بہترین اجر و ثواب عطا فرما کر مقام محمود پر فائز کرنے کے بعد اوّلین و آخرین کے لیے حضور ﷺ کی بزرگی کو نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر آپ کو سبقت و اوّلیت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرمائے گا"---

علامہ ابن قیم (م ۷۵۱ھ) بیان کرتے ہیں:

فرشتوں کے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حضور ﷺ کی حمد و ثنا اور آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم اور شرف و فضلیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔[۹۵]

جب کہ اہل ایمان کے درود کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کی حمد و ثنا کرے اور آپ کے ذکر کو بلند کر کے آپ کی تعظیم و تکریم فرمائے۔[۹۶]

یہ آیت مبارکہ جملہ اسمیہ ہے، جب کہ اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے، اس میں ایک لطیف اشارا ہے کہ جملہ اسمیہ میں استمرار اور دوام کے معنی پائے جاتے ہیں اور جملہ فعلیہ میں تجدد و حدوث کے معنی مضمر ہوتے ہیں، ان نکات کے روشنی میں یہ معنی ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہر دم، ہر گھڑی (استمرار)، بغیر کسی تعطل کے (بالدوام)، مختلف انداز و بیان اور نئے نئے اسلوب کے ساتھ (تجدد و حدوث)،

حضور ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود وسلام عرض کرتے رہا کرو۔

ایمان کی تکمیل---ذکرِ مصطفیٰ سے

حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (م۳۹۹ھ)، رفعتِ ذکرِ مصطفیٰ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جَعَلْتُ تَمَامَ الْإِیْمَانِ بِذِکْرِكَ مَعِیَ---[۹۷]

''آپ ﷺ کا ذکر میرے ذکر کے ساتھ شامل ہوگا، تب میں ایمان کو مکمل قرار دوں گا''---

واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

رئیس المفسرین حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا أُذْکَرُ فِیْ مَکَانٍ إِلَّا ذُکِرْتَ مَعِیَ یَا مُحَمَّدُ فَمَنْ ذَکَرَنِیْ وَلَمْ یَذْکُرْكَ لَیْسَ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نَصِیْبٌ---[۹۸]

''اے حبیب! جہاں میرا ذکر ہوگا، وہاں تیرا ذکر بھی ہوگا، سو جس نے میرا ذکر کیا اور اس کے ساتھ تیرا ذکر نہ کیا، جنت میں اس کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے (یعنی وہ جہنمی ہے)''---

ذکرِ خدا (جل جلالہ) جو ان سے جدا چاہو ''منکرو''
واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے [۹۹]

وسعتِ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اس حدیث قدسی میں صراحت ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوگا وہاں اس کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بھی ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ذکر کب اور کہاں ہوتا ہے؟

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ کائنات پست و بالا کا ذرّہ ذرّہ ذکر و تسبیح الٰہی میں مصروف تھا، مصروف ہے اور مصروف رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو کہیں صیغۂ ماضی سے بیان فرمایا:

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ﴾---[۱۰۰]

''اللہ کی تسبیح کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے''---

اور کہیں اس کے لیے صیغہ مضارع (جو حال اور مستقبل پر دلالت کرتا ہے) استعمال فرمایا:

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾---[۱۰۱]

''آسمانوں اور زمینوں کی ہر ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور کرتی رہے گی''---

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾---[۱۰۲]

''اور کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے''---

ان آیات کے عموم و اطلاق اور محولہ بالا حدیث قدسی پر غور کریں تو یہ حقیقت

روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ کائنات کی ہر ہر چیز ذکر خدا کے ساتھ ساتھ ذکر مصطفیٰ بھی کرتی ہے۔

ذکر مصطفیٰ، ذکر خدا ہے

حضرت ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء البغدادی رحمۃ اللہ علیہ و رفعنا لك ذکرك کا مفہوم یوں یہاں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِيْ فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِيْ---[۱۰۳]

''میں نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر بنالیا ہے، سو جس نے آپ کا ذکر کیا، اس نے میرا ہی ذکر کیا''---

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ اس کا معنی بیان کرتے ہیں:

كَاَنَّ ذِكْرَكَ عَيْنُ ذِكْرِيْ---[۱۰۴]

''آپ کا ذکر بعینہ میرا ذکر ہے''---

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے غم غلط ہوتے ہیں اور بے چین دلوں کو اطمینان و سکون ملتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾---[۱۰۵]

''یاد رکھو! اللہ کے ذکر سے ہی دل سکون پاتے ہیں''---

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ذکر اللہ سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔[۱۰۶]

یعنی حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے ذکر سے دلوں کو فرحت وسرور نصیب ہوتا ہے۔اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں، سب غم بھلا دیے ہیں [۱۰۷]

اختتامیہ

قرآن کریم، احادیث مبارکہ، آثار واخبار، تاریخی حقائق اور مفسرین ومحدثین کی تصریحات سے یہ امر آفتاب نیم روز اور ماہ تاب نیم ماہ سے زیادہ روشن وواضح ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب لبیب، باعث تکوین عالم، وجہ تخلیق آدم وبنی آدم، نبی مکرم، رسول معظم ﷺ کا ذکر بلند کر کے آپ کی عظمت ورفعت کو عالم آشکار کر دیا--- رفعت ذکر کی ذمہ داری خود لے کر گویا یہ اعلان کر دیا کہ یہ ذکر ہم نے بلند کیا ہے، اب کس کی مجال کہ ہمارے بلند کردہ ذکر کو گھٹا سکے--- سو مسلمان تو مسلمان اکثر معتدل مزاج غیر مسلم بھی آپ ﷺ کی عظمت کے معترف ہیں--- چند کور باطن اگر اپنی ژولیدہ فکری، خبث باطنی، دریدہ دہنی اور انتہائی گھٹیا پن کا ثبوت دیتے ہوئے اہانت آمیز خاکے تیار کریں تو اس سے عظمت وشان مصطفیٰ میں کچھ فرق نہیں پڑتا، بلکہ ان کی یہ مذموم حرکات آپ ﷺ کے ذکر اور عظمت کے اظہار میں مزید اضافہ کا سبب بن جاتی ہیں---

مفاد پرست اور مصلحت کے شکار حکمرانوں کے علاوہ پوری امت مسلمہ حرمت وناموس رسالت کے لیے کٹ مرنے کا جذبہ رکھتی ہے---

ان شاء المولیٰ تعالیٰ حضور ﷺ کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا اور اس ذکر کو گھٹانے اور مٹانے والے خود مٹ جائیں گے---

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا [۱۰۸]

اللہ تعالیٰ عزوجل حضور ﷺ کی عظمت و رفعت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں آپ کی کامل محبت سے بہرہ یاب فرما کر آپ کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت ارزانی فرمائے---

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و آلہ و صحبہ اجمعین